ورتل القرآن ترتيلا ـ (القرآن)

www.KitaboSunnat.com

تسهيل الاهتداء

في

الوقف والابتداء

وفقا للمنهج المقرر على طلاب السنة الأولى

بقسم القراءات بكلية القرآن الكريم

تأليف

خادم القرآن والقراءات :

محمد إبراهيم مير محمدي عفى الله عنه

كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية

٩١ - بابر بلاك ، نيو گارڈن ٹاؤن ، لاهور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تسهيل الاهتدآء

في

الوقف والابتدآء

وفقا للمنهج المقرر على طلاب السنة الأولى

بقسم القراءات بكلية القرآن الكريم

www.KitaboSunnat.com

تأليف

خادم القرآن والقراءات :

محمد إبراهيم مير محمدي عفي الله عنه

كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية

۹۱۔ بابر بلاك، نيو گارڈن ٹاؤن، لاهور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اہمیت وقف

من جملہ علوم قرانیہ کے ایک "علم اوقاف" بھی ہے۔ اور اس علم کی اہمیت تو اسی سے معلوم ہوتی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آیت (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا) کی تفسیر میں تجوید الحروف (یعنی حرفوں کو ان کے مخارج و صفات سے ادا کرنے) کے بعد معرفۃ الوقوف (یعنی وقف کے قواعد و مواقع پہچاننے) کو ترتیل کا ایک جزو ٹھہرایا ہے۔ للذا ترتیل اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب قاری حرفوں کو صحیح مخارج و صفات سے ادا کرنے کے ساتھ وقف کرتے وقت قواعد وقف اور مواقع کی بھی رعایت کرے۔ پس جو شخص تجوید سے پڑھے، اور قواعد و محل وقف کے موافق وقف نہ کرے تو اس کی ترتیل کامل نہ ہوگی اور خلاف مامور ہوگی، اس سے معلوم ہوا کہ اہمیت کے لحاظ سے علم وقف کسی طرح علم تجوید سے کم نہیں، جس آیت کریمہ سے تجوید کا وجوب ثابت ہوتا ہے اسی آیت سے علم وقف کا بھی وجوب ثابت ہے..... بڑی خوبی یہ ہے کہ اگر علم تجوید سے قرآن مجید کی صحت ہوتی ہے تو علم وقف سے قرآن کریم کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

اگرچہ قراءت میں اصل وصل ہے لیکن ہر قاری کو بحالت قراءت اس کی سانس ختم ہونے لگے یا استراحت مقصود ہو تو وقف اضطراری یا وقف اختیاری ضروری ہے، ورنہ تکلیف مالا یُطاق لازم آئے گی۔ پس جبکہ وقف کی ضرورت ثابت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی تو اس کا جاننا ضروری ہوا، کیونکہ وقف بلا معرفت وقف صحیح نہ ہوگا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ بہت عمدہ پڑھتے ہیں لیکن معرفۃ الوقوف سے بہت لوگ ناواقف ہیں، حتی کہ اکثر قاری علم وقف کے حاصل کرنے کی ضرورت اور اس کی اہمیت کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے۔

حالانکہ بعض کتب قراءت میں یہ مسئلہ لکھا ہے جب تک قاری کو وقف اور ابتداء کی معرفت نہ ہو جائے اس وقت تک مقری اس کو اجازت اور سند نہ دے۔ اور درایۃ۔ بھی قاری و مقری کے لئے بہت معیوب ہے کہ ترتیل کے ایک جزء کی رعایت کرے اور دوسرے جزء میں بڑی غلطیاں کرے۔ اس سے علم وقف کی اہمیت ظاہر ہے۔ اسی لئے علماء رحمہ اللہ رسائل تجوید میں وقف کے مسائل بھی بیان فرماتے رہے ہیں۔ اور بہت سے علماء نے اس موضوع پر مستقل کتابیں بھی تالیف فرمائی ہیں۔ عربی میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، جن میں سے علامہ عبدالکریم اشمونی کی : "منار الہدیٰ فی الوقف والابتداء" اور شیخ الاسلام ابی یحییٰ زکریا انصاری کی : "المقصد فی الوقف والابتداء" مشہور ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ طلبائے فن کو علم تجوید کے ساتھ علم وقف کے حصول کی بھی توفیق عطا فرمائے ..... "آمین یا رب العالمین"

مقدمہ

مبادی علم وقف اور اس کی تقسیم

تعریف :

وقف کے لغوی معنی : ٹھہرنے اور رکنے کے ہیں، اور اصطلاح قراء میں وقف کی تعریف یہ ہے کہ : آخر کلمہ پر سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع :

علم وقف کا موضوع کلمہ اور کلام ہے، اس لئے کہ وقف کو بحیثیت کیفیت وقف کے آخر کلمہ سے تعلق ہے اور بحیثیت محل وقف کے کلام سے تعلق ہے۔

غایت :

اس کی صحت وقف اور وضاحت معنی ہے۔

تقسیم :

جاننا چاہیے کہ قاری پڑھتے پڑھتے ٹھہر جائے تو اس کی چار صورتیں ہیں : اگر صرف انقطاع صوت ہے تو "سکتہ" ہوگا۔ اور اگر انقطاع نفس بھی ہے تو "وقف" ہوگا۔ اور اگر متعلقات قراءت کی وجہ سے وقف میں مزید تاخیر ہوئی تو "سکوت" ہوگا۔ اور اگر انقطاع قراءت ہے تو "قطع" ہوگا۔ اس کتاب میں انہیں چاروں (وقف، سکتہ، سکوت اور قطع) کا بیان مقصود ہے۔

پھر یہ وقف اگر بلا قصد ہے مثلاً قاری پڑھتے پڑھتے تھک جائے یا سانس تنگ ہوجائے یا چھینک آجائے یا ہچکی واقع ہو تو اس کو "وقف اضطراری" کہتے ہیں۔ یہ وقف ہر کلمہ مقطوعہ پر ہوسکتا ہے۔

اور اگر بالقصد بغرض استراحت ٹھہرے تو اس کو "وقف اختیاری" کہتے ہیں۔ یہ وقف ایسی جگہ ہونا چاہیے جہاں وقف تام یا وقف کافی یا کوئی علامت وقف ہو۔

اور اگر وقف اختلاف قراءت پورا کرنے کی غرض سے کیا جائے تو اس کو "وقف انتظاری" کہتے ہیں۔

اور اگر وقف کسی کلمہ پر کیفیت یا محل وقف سمجھنے سمجھانے کی غرض سے کیا جائے تو اس کو "وقف اختباری" کہتے ہیں۔ یہ وقف ہر کلمہ مقطوعہ پر افہام و تفہیم کی غرض سے کیا جاسکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم وقف میں دو باتوں کا جاننا ضروری ہے:

اول کیفیت وقف۔ دوسرا محل وقف

(۱) جس طرح وقف ہوتا ہے اس کو کیفیت وقف کہتے ہیں۔

(۲) جس جگہ وقف ہو سکتا ہے اس کو محل وقف کہتے ہیں۔

کیفیت وقف کی چار صورتیں ہیں:

(۱) کیفیت وقف بلحاظ ادا (۲) کیفیت وقف بلحاظ اصل

(۳) کیفیت وقف بلحاظ رسم (۴) کیفیت وقف بلحاظ وصل

کیفیت وقف بلحاظ ادا کی چار صورتیں ہیں:

(۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالاشمام

(۳) وقف بالروم (۴) وقف بالابدال

کیفیت وقف بلحاظ اصل کی چار صورتیں ہیں:

(۱) وقف بالسکون (۲) وقف بالتشدید

(۳) وقف بالاظہار (۴) وقف بالاثبات

کیفیت وقف بلحاظ رسم کی دو صورتیں ہیں:

(۱) وقف: موافق رسم موافق وصل (۲) وقف: موافق رسم مخالف وصل

کیفیت وقف بلحاظ وصل کی بھی دو صورتیں ہیں:

(۱) وقف: موافق وصل مخالف رسم بالحذف (۲) وقف: موافق وصل مخالف رسم بالاثبات

محل وقف کی چار صورتیں ہیں:

(۱) وقف تام (۲) وقف کافی

(۳) وقف حسن (۴) وقف قبیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب
کیفیت وقف کے بیان میں

یعنی: یہ معلوم کرنا کہ کس طرح وقف کرنا چاہیے اور اس میں چار فصلیں ہیں

پہلی فصل

کیفیت وقف بلحاظ ادا میں

اور اس کی چار صورتیں ہیں

(۱) وقف بالاسکان:

یعنی: موقوف علیہ متحرک کو بلا کسی حرکت اور اشارہ حرکت کے ساکن پڑھنا۔

یہ وقف اصل ہے، اس لئے کہ ابتداء اور حرکت کی ضد اسی کو مقتضی ہے کہ وقف بالاسکان ہی ہو۔ دوسرے یہ کہ وقف سہولت اور تخفیف کو مقتضی ہے اور وقف بالاسکان میں زیادہ تخفیف ہے، بخلاف روم اور اشمام کے کہ روم میں کچھ حرکت اور اشمام میں اشارہ حرکت ضروری ہے۔ تیسرے یہ کہ وقف بالاسکان تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے، چاہیے حرکت اصلی ہو یا عارضی، بخلاف روم و اشمام کے: کہ روم صرف موقوف علیہ مکسور اور مضموم میں ہوتا ہے اور اشمام صرف موقوف علیہ مضموم میں ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں صرف حرکت اصلی میں ہوتے ہیں۔

(۲) وقف بالاشمام:

یعنی: موقوف علیہ کو ساکن کرتے ہوئے ضمہ کا ہونٹوں سے اشارہ کرنا۔ یعنی: ہونٹوں کی ایسی شکل بنانا جیسے (یَبُوْتُ) کی باء کا ضمہ ادا کرتے وقت ہونٹوں کی شکل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے۔ اشمام میں بقدر رواوٗمدہ تاخیر نہ ہو، ورنہ اشمام صحیح نہ ہوگا۔

وقف بالاشمام: فتحہ اور کسرہ میں اس وجہ سے نہیں کہ اشمام میں انضمام شفتین ہوتا ہے اور انضمام شفتین فتحہ اور کسرہ میں نہیں ہوتا۔

(۳) وقف بالروم:

یعنی: موقوف علیہ مضموم ومکسور کی حرکت کو اس قدر ضعیف اور ہلکا پڑھنا کہ صرف قریب والا سن کر اس کی حرکت معلوم کرسکے۔

روم: فتحہ کی حالت میں اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ فتحہ اخف حرکات ہے، لہٰذا روم سے اس کی تضعیف اور تخفیف دشوار ہے۔

تنبیہہ:

(ا) حرکت عارضی مثل (اٰتُوا الزَّكٰوةَ) کی واوٗ (۲) میم جمع جیسے (عَلَيْهِمُ الذِّكْرَ) کی میم۔ (۳) ہائے تانیث جیسے (رَحْمَةً) کی ھاء پر روم واشمام جائز نہیں۔ دوسرا روم میں اگرچہ کچھ حرکت ہوتی ہے، لیکن موقوف علیہ منون کی تنوین روم کی حالت میں گر جائے گی، صرف اس کی حرکت میں روم ہوگا، جیساکہ ہائے ضمیر میں روم واشمام جائز ہے لیکن بحالت روم صلہ نہ ہوگا جیسے (وَرَسُوْلُهٗ) اور (بِاَمْرِهٖ)

فائدہ:

روم اور اشمام اس غرض سے ہوتا ہے کہ سامع کو موقوف علیہ کے اعراب اور حرکت کا علم ہو جائے۔

(۴) وقف بالابدال:

یعنی: حرف موقوف علیہ کے دو زبر کو الف سے اور تاء مدورہ کو ہائے ساکنہ سے بدل کر پڑھنا، چاہے منصوب منون کا الف لکھا ہو جیسے (عَلِيْمًا) یا نہ لکھا ہو جیسے (جُفَآءً)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل
کیفیت وقف بلحاظ اصل میں

اور اس کی بھی چار صورتیں ہیں

(۱) وقف باسکون:

موقوف علیہ ساکن ہو۔ جیسے (فَلَا تَنۡهَرۡ) اس کو وقف بالاسکان کہنا جائز نہیں۔
وقف بالسکون میں کوئی حرکت ظاہر نہ ہونی چاہیے۔ ورنہ لحن جلی ہو جائے گی۔

(۲) وقف بالتشدید:

موقوف علیہ مشدد ہو، جیسے (مُسۡتَمِرٌّ) اس وقت حرف مشدد کو ساکن کرتے ہوئے تشدید کے پہلے سکون میں ایک حرف کی تاخیر مزید ادا کرنی ہوگی تاکہ تشدید تام ادا ہو۔

(۳) وقف بالاظہار:

موقوف علیہ مدغم، جیسے (يَلۡهَثۡ ذٰلِكَ) یا حرف مخفی واقع ہو، خواہ اخفاء بالقلب ہو، جیسے (مِنۢ بَعۡدِ) یا بلا قلب، جیسے (مِنۡ قَبۡلُ)
لہٰذا بحالت وقف اخفاء یا ادغام نہ ہونا چاہیے۔

(۴) وقف بالاثبات:

موقوف علیہ حرف مد واقع ہو، اس میں حرف مد محذوف کا ثابت رکھنا ضروری ہے، خواہ حذف بوجہ وصل ہو۔ جیسے (لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ) یا حذف بوجہ اجتماع ساکنین ہو۔ جیسے (قَالَا الۡحَمۡدُ) یا حذف بوجہ تماثل رسم ہو۔ جیسے (يَسۡتَحۡيٖ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل
کیفیت وقف بلحاظ رسم میں

اور اس کی دو صورتیں ہیں

(۱) وقف : موافق رسم موافق وصل :

یعنی : جس کلمہ پر وقف کیا گیا ہے وہ وصلاً و رسماً متحد ہو، مثل (کِتَابِیَہ) اس کو وقف موافق رسم کہتے ہیں، اس لئے کہ کلمہ کو جس طرح وصل کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ اسی طرح لکھا بھی ہے۔

(۲) وقف : موافق رسم مخالف وصل

یعنی : جس کلمہ پر وقف کیا گیا ہے وہ صرف رسماً موافق ہو۔ اس قسم کے کلمات یہ ہیں :

لفظ (لٰکِنَّا) سورہ کہف میں، اور (الظُّنُونَا۔ الرَّسُولَا۔ السَّبِيلَا) سورہ احزاب میں، اور پہلا (قَوَارِيرَا) سورہ دھر میں، اور لفظ (أَنَا) ضمیر مرفوع منفصل تمام کلام اللہ میں۔ ان سب کے آخر کے الفات صرف وقف میں پڑھے جاتے ہیں، اس لئے اس کو بھی وقف موافق رسم کہتے ہیں۔

فائدہ :

لفظ (سَلَاسِلَا) جو سورہ دھر میں ہے، چونکہ اس میں بحالت وقف اثبات اور حذف الف دونوں جائز ہیں، اس وجہ سے بصورت حذف الف مع سکون لام (سَلَاسِلْ) وقف موافق وصل بھی جائز ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل
کیفیت وقف بلحاظ وصل میں

اور اس کی بھی دو صورتیں ہیں

(۱) وقف: موافق وصل مخالف رسم بالحذف:

اس قسم کے کلمات یہ ہیں:

(ثَمُودَا) اور (اَنۡ تَبُوۡءَا) اور (لَنۡ نَدۡعُوَا- لِتَتۡلُوَا- لِيَبۡلُوَا- لِيَرۡبُوَا- نَبۡلُوَا) اور (قَوَارِيرَا) ثانی- سورہ دھر میں- ان سب کلمات کے آخر میں الفات رسما ہیں- قراءۃ نہیں-

وقف میں اگرچہ متابعت رسم ضروری ہے، لیکن چونکہ ان کلمات کے الفات قراءۃ ثابت ہی نہیں، اس لئے وصل کی طرح وقف میں بھی محذوف ہوں گے، اور آخر کا حرف ساکن پڑھا جائے گا- اس کو وقف موافق وصل کہتے ہیں-

(۲) وقف: موافق وصل مخالف رسم بالاثبات:

مثل: (تَبۡلُوۡ) اور (فَمَآ اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ) ان میں حرف محذوف وصل کی طرح وقف میں بھی پڑھا جائے گا- اس کو بھی وقف موافق وصل کہتے ہیں ان دونوں صورتوں میں وقف موافق رسم جائز نہیں-

فائدہ:

لفظ (اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ) جو سورہ نمل میں ہے چونکہ اس میں بحالت وقف حذف اور اثبات یا، دونوں جائز ہیں- اس وجہ سے بصورت حذف یا، مع سکون نون (اٰتٰنۡ) وقف موافق رسم بھی جائز ہے-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل
کیفیت وقف کے احکام متفرقہ میں

ان میں سے بعض احکام دوسرے مضامین کے ذیل میں بیان ہوئے تھے شاید خیال نہ رہے، اس لئے ان کو پھر لکھ دیا ہے، اور زیادہ تر نئے احکام ہیں۔

(۱) وقف ہمیشہ کلمہ کے آخر پر کرنا چاہیے۔ درمیان کلمہ پر نہ ٹھہرنا چاہیے۔ اور اسی طرح اگر دو کلمہ ملا ہوا لکھا ہو، مثل: (بِئْسَمَا) تو ہمیشہ دوسرے کلمہ کے آخر پر ٹھہرنا چاہیے۔ اسکو وقف علی الوصل کہیں گے۔ اس بیان سے رسم خط کا مہتم بالشان ہونا بھی ظاہر ہوگیا۔ پس معلوم ہوا کہ قاری کو خط عثمانی کا رسم جاننا بھی ضروری ہے، ورنہ وقف خلاف قاعدہ ہوگا۔

(۲) جو حرف مد مرسوم بوجہ اجتماع ساکنین وصلاً محذوف ہو، مثلاً: (قُلْنَا اهْبِطُوا۔ يَرْجُوا اللهَ۔ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ) اس پر وقف بالاثبات ہوگا۔

(۳) جو حرف مد بوجہ تماثل غیر مرسوم ہو، اس پر وقف بالا ثابت ہوگا، مثلاً: (تَرَاءَ الْجَمْعَانِ) کے پہلے کلمہ پر وقف کیا گیا، تو اثبات الف کے ساتھ "تَرَآءَا" ہوگا۔

(۴) وقف رسم قرآنی کے موافق کرنا چاہیے، مثلاً: (آتَانِيَ الْكِتَابَ) میں (آتَانِي) پر، اور (آتَانِ اللهُ) میں لفظ (آتَانِ) پر وقف موافق رسم ہوگا، لیکن مثل: (وَلِيِّيَ اللهُ) کے یائے ثانیہ پر سکون یا کے ساتھ وقف موافق وصل ہوگا۔

تنبیہ:

(فَمَا آتَانِ) یائے ساکنہ (آتَانِي) موافق وصل بھی جائز ہے۔

(۵) وقف بالتشدید میں روم واشمام بھی جائز ہے، اگرچہ منون ہو جیسے: (ذُرِّيٌّ)

(۶) وقف بالتشدید میں دیر دو حروف کی ہوگی مثل: (عَدُوٌّ) اور (سَوِيٌّ)۔

(۷) نون یا میم ساکنہ پر وقف کرتے ہوئے زائد غنہ سے احتراز کرنا چاہیے، لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر نون یا میم مشدد پر وقف کیا جائے تو غنہ ایک الف کے برابر ہو گا۔ اگرچہ روم یا اشمام کیا جائے جیسے : (جان)۔

(۸) "قطب جد" کے کسی حرف پر وقف کیا جائے تو سکون وقتی میں قلقلہ کی آواز خوب ظاہر کرنا چاہئے جیسے : (فلق)۔

(۹) بحالت وقف حروف قلقلہ مشددہ کا قلقلہ تشدید کی تاخیر کے بعد ظاہر ہو گا، جیسے : (ورسولہ احق)۔

(۱۰) لفظ (فرق) پر ٹھہرنے سے راء باریک پڑھنا بھی جائز ہے، لیکن پُر پڑھنا اولیٰ ہے۔

(۱۱) مد منفصل پر وقف کیا گیا تو مد نہ کرنا چاہئے، جیسے : (سمتموھا انتم) کی (ہا) پر۔

(۱۲) حرف موقوف علیہ مفتوح سے پہلے حرف مد واقع ہو، مثل : (العلمین) تو اس میں طول توسط قصر تینوں وجہیں جائز ہیں، لیکن طول اولیٰ ہے۔

(۱۳) حرف موقوف علیہ مکسور سے پہلے حرف مد واقع ہو، مثل : (الرحیم) تو اس میں طول توسط قصر مع الاسکان، اور قصر مع الروم چار وجہیں جائز ہیں۔

(۱۴) حرف موقوف علیہ مضموم سے پہلے حرف مد واقع ہو، مثل : (نستعین) تو اس میں طول توسط قصر مع الاسکان، اور طول توسط قصر مع الاشمام، اور قصر مع الروم سات وجہیں جائز ہیں۔

(۱۵) حرف موقوف علیہ سے پہلے حرف لین واقع ہو، مثل : (رَأَیَ الْعَیْنِ) تو اس میں بھی طول توسط قصر تینوں وجہیں جائز ہیں، لیکن قصر اولیٰ ہے۔

(۱۶) مد عارض وقفی اور مد لین عارض میں بحالت روم صرف قصر ہی ہو گا مد کرنا جائز نہیں۔

تنبیہہ :

مد کی وجوہ مذکورہ میں سے قاری جس وجہ کو چاہے ادا کرے، لیکن جس وجہ کو اختیار کرے اس کو آخر تک باقی رکھے، سب وجہوں کو جمع کرنا یا مساوات کے خلاف پڑھنا جائز نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب
محل وقف کے بیان میں

اور اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل

محل وقف کی تعریف اور اس کی تقسیم میں

محل وقف یعنی وقف کرنے کی جگہ پہچاننا کہ کس جگہ وقف کرنا صحیح ہے اور کہاں صحیح نہیں، چنانچہ صحیح محل وقف وہ ہے کہ جس جگہ وقف کرنے کے بعد ابتداء کرنا صحیح ہو، اگرچہ وصل کی جگہ وقف یا وقف کی جگہ وصل کرنے سے معنی نہیں بدلتے، تاہم بے محل وقف کرنے سے سامع کو کسی دوسرے معنی کا وہم ہو سکتا ہے۔ لیکن محل وقف پر وقف کرنے سے معنی کی وضاحت اور تحسین قراءت ہو گی۔

اگرچہ وقف کرنے کی اصل علت دو ہیں: ایک جبکہ سانس پوری ہو جائے، خواہ کلام پورا ہو یا نہ ہو، دوسرے جبکہ کلام پورا ہو جائے، خواہ سانس پوری ہو یا نہ ہو۔ لیکن چونکہ کبھی غیر علامت وقف پر وقف کرنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے، اس وجہ سے محل وقف کی معرفت ضروری ہے۔

آئمہ وقف نے محل وقف کی چار قسمیں کی ہیں:

(۱) تام (۲) کافی (۳) حسن (۴) قبیح

(۱) وقف تام:

یعنی: موقوف علیہ کے مابعد کو ماقبل سے نہ تعلق لفظی ہو اور نہ معنوی۔ پس جب وقف تام پر وقف کیا جائے تو ابتداء مابعد سے کی جائے۔ یہ وقف اکثر قصائص اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات کے پورا ہونے پر اور اکثر آیتوں کے ختم پر ہوتا ہے، جیسے: (وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ)۔

(۲) وقف کافی:

یعنی: موقوف علیہ کے مابعد کو ماقبل سے تعلق لفظی نہ ہو، اس صورت میں بھی ابتداء مابعد سے ہوگی، جیسے: (يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا) پر وقف کیا جائے تو ابتداء مابعد سے ہوگی۔

(فائدہ):

جو آیات مسجع مثل: آیات سورہ جن، سورہ مدثر، سورہ تکویر، سورہ انفطار اور سورہ اشتقاق وغیرہ کے، ان آیات پر برعایت سجع وقف بہتر سمجھا گیا ہے۔

(۳) وقف حسن:

یعنی: موقوف علیہ کے مابعد کو ماقبل سے تعلق لفظی ہو، اس پر وقف جائز تو ہے، مگر مابعد سے ابتداء جائز نہیں، لہٰذا وقف حسن پر وقف کیا جائے تو اعادہ ضروری ہے، تاکہ کلام میں ربط ہو جائے، مثلاً اگر کوئی شخص (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) پر وقف کرے، تو یہاں وقف حسن تو ہے، مگر ابتداء اس وجہ سے صحیح نہیں کہ (رَبِّ الْعَالَمِين) کو ماقبل سے تعلق لفظی ہے۔ اور جن آیتوں پر وقف حسن ہے ان پر وقف کرنے کے بعد اعادہ نہ کرنا چاہیے جیسے: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) یہاں (الْعَالَمِين) پر وقف حسن ہے۔

(۴) وقف قبیح:

یعنی: موقوف علیہ کے مابعد کو ماقبل سے لفظاً اور معناً دونوں قسم کا تعلق ہو۔ پس وقف قبیح پر بلا ضرورتِ اضطرار ہرگز وقف نہ کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ وقف قبیح پر وقف کرنے سے یا تو کلام الٰہی کا معنی مقصود ظاہر نہ ہوگا اور سامع کو معنی غیر مراد کا وہم ہوگا، یا جملہ کا معنی ظاہر نہ ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وقف قبیح کے چند مواقع یہ ہیں: وقف مضاف پر بلا مضاف الیہ کے، اور فعل پر بلا فاعل یا نائب فاعل کے، اور فاعل پر بلا مفعول کے وقف کیا گیا تو ایسا وقف قبیح ہو گا۔ اگر اضطراراً قاری وقف کرے تو اعادہ کرنا بہت ضروری ہے۔

اور ہر منفی پر بلا ایجاب کے جس کے بعد حرف ایجاب (یعنی کلمہ مثبت) آئے، وقف کرنا اقبح ہے، جیسے ﴿وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللهُ﴾ میں (إِلٰه) پر، بلا اس کے ایجاب کے وقف جائز نہیں۔ کیونکہ اقبح میں اگرچہ خود قاری کا عقیدہ فاسد نہ ہو، لیکن اس کے وقف کرنے کی وجہ سے احتمال ہے کہ سامع اس کے معنی کا عقیدہ کر کے اس کی بدولت کافر ہو جائے۔ حاصل یہ کہ اس میں ایہام مالا یلیق لازم آتا ہے، لہٰذا ہر اس موقع پر جہاں ایسا ایہام لازم آئے وقف نہ کرنا چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل

محل وقف کے احکام متفرقہ میں

(۱) وقف تام، یا وقف کافی تک باوجود سانس پہنچ جانے کے وقف حسن، یا وقف قبیح پر وقف بہتر نہیں۔

(۲) وقف میں توقف اور تاخیر صرف اس قدر ہونا چاہیے کہ سانس باسانی لیا جا سکے، لیکن اگر کسی شخص کی سانس پھولتی ہو تو حسب ضرورت وقف میں تاخیر کی جا سکتی ہے۔ تاکہ قراءت اطمینان کے ساتھ ادا ہو، لیکن بوجہ تاخیر مزید اس کو وقف نہ کہیں گے، بلکہ یہ "سکوت" ہو گا، جبکہ پڑھنے کا ارادہ ہو۔

(۳) پڑھتے پڑھتے سانس تنگ ہونے لگے تو پہلے سے اس کا خیال رکھے کہ درمیان کلام یا وسط کلمہ پر وقف نہ ہونے پائے، ورنہ وقف غلط ہو گا۔

(۴) وقف تام، یا وقف کافی پر وقف کرنے کے بعد ابتداء کرنا چاہیے، ان میں اعادہ جائز نہیں۔ اور جو ان دونوں کے مواقع نہیں سمجھ سکتے ان کو چاہیے کہ آیات، یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت وقف پر بوقت ضرورت وقف کریں۔

(۵) وقف حسن، یا وقف قبیح پر وقف کرنے کے بعد اعادہ کرنا چاہیے۔

(٦) جس علامتِ وقف پر سکتہ مرسوم ہے وہاں وقف بھی جائز ہے۔

(۷) حروف مقطعات پر وقف جائز نہیں۔ اگر اضطراراً وقف ہو جائے تو پھر سے ابتدا کرنا چاہیے۔ البتہ آخر حرف پر وقف جائز ہے، جیسے: (کٓھٰیٰعٓصٓ)۔

تنبیہ: www.KitaboSunnat.com

بلا ضرورت وقف کرنا، یا وقف میں بلاوجہ تاخیر کرنا جائز نہیں۔

تیسری فصل
علامت وقف اور علامت وصل کے احکام میں

○ ـــــ یہ علامت آیت پوری ہونے کی ہے، اور یہ دراصل (آیۃ) کی تاء مدورہ ہے، جس نے بالکل گول دائرہ کی شکل اختیار کرلی ہے، اور اس کو اختصار کی بناء پر لکھتے ہیں۔ آیت پر ٹھہرنا مستحب ہے۔ اور اگر کسی جگہ آیت کا ظاہر کرنا ہی مقصود ہو تو ایسی صورت میں وقف کرنا ضروری ہوگا۔

۵ ـــــ یہ پانچ کا ہندسہ جمل کے حساب سے "ہا" کا عدد ہے، اور "ہا" کوفی شمار کی رمز ہے، جو "ناظم الزہر" میں امام شاطبیؒ کی اصطلاح ہے۔ مقصد یہ ہے کہ یہ کوفی شمار ہے جس میں یہاں آیت نہیں، گو کسی دوسرے شمار میں یہاں آیت ہے۔ لہٰذا اس جگہ آیت سمجھ کر وقف کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔

م ـــــ یہ "وقف لازم" کی علامت ہے، اس پر وقف کرنا لازم ہے، تاکہ وصل کرنے سے کسی قسم کی قباحت لازم نہ آئے۔

ط ـــــ یہ "وقف مطلق" کی علامت ہے، یہاں وقف کرنا ضروری ہے، تاکہ وصل کرنے سے اتصال کلام کا التباس لازم نہ آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ـــــــ یہ "وقفِ جائز" کی علامت ہے، اس پر وقف کرنا مستحسن ہے۔

ز ـــــــ یہ "وقفِ مجوز" کی علامت ہے، اس پہ وقف کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ وقف ضعیف ہے۔

ص ـــــــ یہ "وقفِ مرخص" کی علامت ہے، یہاں نہایت مجبوری کی حالت میں وقف کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ علامت بھی وقف ضعیف کی ہے۔

ق ـــــــ یہ علامت (قِيلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ) کی ہے، اس پر وقف کرلیا گیا تو کوئی حرج نہیں، لیکن وقف ضعیف ہے۔

ک ـــــــ یہ علامت (كَذٰلِكَ) کی ہے۔ یہ اگر "علامتِ وقف" کے بعد واقع ہو تو وقف کے حکم میں ہے، اور اگر "علامتِ وصل" کے بعد واقع ہو تو وصل کے حکم میں ہے۔

قف ـــــــ یہ (قَدْ يُوقَفُ) کا مخفف ہے، اس پر اگر وقف ہوگیا تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ وقف اختیاری بہتر نہیں ہے۔

صل ـــــــ یہ (قَدْ يُوصَلُ) کا مخفف ہے، اس پر بہ نسبت وقف کے وصل پسند کیا گیا ہے اور (قَدْ يُوقَفُ) کا مقابل ہے۔

تنبیہہ:

قف اور صل یہ دونوں اگرچہ وقف اضعف کی قسمیں ہیں، لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ قف پر بمقابل صل وقف راجح ہے، اور صل میں وصل راجح ہے۔

صلے ـــــــ یہ (اَلْوَصْلُ اَوْلٰى) کا مخفف ہے، یہ اگرچہ جوازِ وقف کی صورت ہے، لیکن وقف کرنے کے بعد یہاں اعادہ ضروری ہے۔

لا ـــــــ یہ (لَا وَقْفَ عَلَيْهِ) کا مخفف ہے، اور وقف قبیح کی علامت ہے، اس جگہ وصل کرنا ضروری ہے، کیونکہ ایسی جگہ وقف کرنے سے قباحت لازم آئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گی۔

قِلَا ــــــ یہ (قِیلَ لَا وَقفَ عَلَیہِ) کا مخفف ہے، اس جگہ پر وقف نہ کیا جائے تو بہتر ہے۔ جن کے نزدیک یہاں وقف معتبر ہے ان کے نزدیک اعادہ نہ ہو گا۔

لا ــــــ اس کو "آیتِ لا" کہتے ہیں، یہاں وقف قبیح نہیں ہے، بلکہ آیت ہونے کی وجہ سے وقف جائز ہے، البتہ وصل بہتر ہے، لیکن وقف کرنے کے بعد اعادہ نہ کرنا چاہیے۔

∴ ــــــ ∴ ــــــ یہ وقف معانقہ کی علامت ہے۔ قرآن مجید کے حاشیہ پر معانقہ کا مخفف (مع) لکھا ہوتا ہے، اور درمیان آیت میں دو جگہ تین تین نقطے مرسوم ہوتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ نہ دونوں جگہ وقف کرنا چاہیے ورنہ درمیان والا کلمہ بے ربط ہو جائے گا، اور نہ وصل کرنا چاہیے تاکہ معنی سمجھنے میں دقت نہ ہو، لہٰذا وصل اول وقف ثانی یا وقف اول وصل ثانی کرنا چاہیے۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

یہ قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا ہوتا ہے، ایسے موقع پر وقف مستحب ہے، اس لئے کہ درمیان آیت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گیارہ جگہ وقف ثابت ہے۔

وقف منزل:

اس کو وقف جبرئیل بھی کہتے ہیں، اس موقع پر بھی وقف مستحب ہے، اس لئے کہ نزول قرآن کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جس جگہ وقف کیا ہے، وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وقف کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف غفران:

یہ بھی قرآن مجید کے حاشیہ پر مرسوم ہے، ایسی جگہ وقف کرنے سے معنی کی وضاحت اور سننے والے پر بھی بشاشت پیدا ہوتی ہے، یہاں وصل سے وقف بہتر ہے۔

وقف کفران:

یہ حاشیہ پر ایسی جگہ لکھا ہوتا ہے جہاں وقف کرنے سے خاص قسم کی قباحت پیدا ہوتی ہے، بلکہ اگر سامع ایسے معنی کا عقیدہ رکھے تو موجب کفر ہے، لہٰذا ایسے موقع پر وقف نہ کرنا چاہیے۔

تنبیہات وقف

(۱) علامات وقف کی ترتیب اس کی قوت اور ضعف کے لحاظ سے ہے۔ سب سے قوی علامت (میم) ہے، اور سب سے ضعیف علامت (صلی) ہے، لہٰذا قاری کو چاہیے کہ حتی الامکان علامت قویہ کو چھوڑ کر ضعیف پر نہ ٹھہرے، بلکہ مراتب کا خیال رکھے۔

(۲) قراءت ترتیل: ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا نام ہے، اس لئے ترتیل میں ہر آیت اور علامت وقف پر وقف کرنا بہتر ہے، تاکہ قراءت اطمینان کے ساتھ ادا ہو، اور معنی سمجھنے میں آسانی ہو۔

(۳) قراءت حدر: عجلت کے ساتھ پڑھنے کا نام ہے، اس لئے ہر آیت اور علامت وقف پر بلا ضرورت وقف نہ کرنا بہتر ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ کلام اللہ پڑھا جائے۔

(۴) قراءت تدویر: درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنے کو کہتے ہیں، اس لئے تدویر میں آیات اور علامات وقف پر وقف کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا بہتر ہے۔ میانہ روی کی ایک صورت یہ ہے کہ وقف ضعیف کا وصل کرلے، اور وقف قوی پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرے، تاکہ قراءت باحسن وجوہ ادا ہو۔

(۵) قاری کو چاہیے کہ اگر کسی آیت یا علامت وقف کے وصل سے دوسری آیت یا علامت وقف تک سانس نہیں پہنچ سکتی، تو ایسی حالت میں پہلی آیت یا علامت وقف پر ضرور وقف کرلے، بالخصوص جبکہ دوسرے موقف تک سانس نہ پہنچنے سے ایہام لازم آئے، مثلاً: (وَمَنْ يَهْدِ اللهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي) کا وصل، اور (وَمَنْ يُضْلِلْ) پر وقف، اور (وَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي) کا وصل، اور (وَمَنْ عَصَانِي) پر وقف جائز نہیں، تاکہ ایہام معنی غیر مراد لازم نہ آئے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ بعض جگہ وقف حرام ہے اور بعض جگہ وصل کرنا حرام ہے۔ بہرحال بے محل وقف اور بے محل وصل کرنے سے احتراز کرنا چاہیے، تاکہ قراءت باحسن وجوہ پوری ہوسکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب

ابتداء اعادہ اور وصل کے احکام میں

چونکہ وقف کی ضد وصل ہے، اور ہر وقف کے بعد ابتداء یا اعادہ ضروری ہے۔ اس لئے اس باب میں ابتداء، اعادہ اور وصل کے احکام بیان کئے جائیں گے۔ اور اس باب میں تین فصلیں ہیں:

پہلی فصل

ابتداء کے بیان میں

ابتداء یعنی قراءت شروع کرنا، یا موقوف علیہ کے بعد سے پڑھنا۔ اور ابتداء کی چار صورتیں ہیں:

(۱) قراءت کی ابتداء، اس کو "ابتداء حقیقی" کہتے ہیں۔

(۲) وقف کے بعد کی ابتداء، اس کو "ابتداء اصطلاحی" کہتے ہیں۔

(۳) قرآن مجید ختم کرنے کے بعد پھر کلام اللہ شروع کرنا، اس کو "ابتداء حکمی" کہتے ہیں۔

(۴) کسی صورت کو ختم کرکے دوسری سورت یا وہی سورت شروع کی جائے، تو اس کو "ابتداء تقدیری" کہتے ہیں۔

اور اگر قطع کے بعد پھر ابتداء کی گئی تو یہ بھی ابتداء حقیقی کہی جائے گی۔

ابتداء حقیقی پر: استعاذہ، اور ابتداء حکمی و تقدیری پر: بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے، اور ابتداء اصطلاحی میں: نہ استعاذہ ہے اور نہ بسملہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاننا چاہیے کہ معرفت ابتداء میں بھی دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے:

(۱) کیفیت ابتداء:

یعنی وقف کرنے کے بعد پھر کس طرح شروع کرنا چاہیے۔ پس جس کلمہ سے شروع کیا جائے، اس کا پہلا حرف یا متحرک ہوگا یا ساکن، اگر متحرک ہے تو ابتداء اسی حرکت کے ساتھ ہوگی، اور اگر ساکن ہے تو یہ کلمہ اسم ہوگا یا فعل، اگر اسم ہے تو ہمزہ مکسورہ کے ساتھ ابتداء ہوگی، اور اگر ساکن اسم معرف باللام ہے تو ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ ابتداء ہوگی، اور اگر ساکن فعل ہے تو ہمزہ کے بعد فعل کا تیسرا حرف اگر مضموم بضمہ اصلیہ ہے تو ہمزہ مضمومہ کے ساتھ ابتداء ہوگی، ورنہ ہمزہ مکسورہ کے ساتھ۔

(۲) محل ابتداء:

یعنی ایسے مواقع کا پہچاننا کہ جہاں وقف کے بعد ابتداء ہو سکتی ہو، پس مواقع ابتداء ہر وقف تام، کافی، علامت وقف اور آیت کے بعد ہیں۔

اگر قاری نے وقف تام پر وقف کیا ہے، تو اس کے بعد سے ابتداء بھی تام ہوگی، کیونکہ اس وقت مبدا کو ماقبل سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر قاری وقف کافی پر وقف کرے، تو اس کے بعد سے ابتداء بھی کافی ہوگی، کیونکہ اس صورت میں مَبدا کو موقف سے تعلق لفظی نہیں اس وقت اگرچہ بوجہ تعلق لفظی نہ ہونے کے حسن وقف تو ہے، لیکن بوجہ تعلق معنوی حسن ابتداء نہیں ہے۔ اور وقف تام میں حسن وقف و حسن ابتداء دونوں کی رعایتیں ہیں، اور علامت وقف اور آیت پر وقف کرنے کے بعد بھی ابتداء بعد ہی سے ہوگی، اگرچہ آیت لاہو۔ اور یاد رہے کہ جہاں وقف حسن غیر آیت، یا وقف قبیح ہو تو اس کے بعد سے ابتداء بھی قبیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل

اعادہ کے بیان میں

اعادہ یعنی وقف کرنے کے بعد کلمہ موقوف علیہ سے شروع کرنا، اور یہ ربطِ کلام کے لئے ہوتا ہے، پس جس طریقہ سے ابتداء کی جاتی ہے اسی طریقہ سے اعادہ بھی کرنا چاہیے۔ لیکن محل اعادہ اور محل ابتداء میں قبلیت اور بعدیت کا فرق ہے۔ پس اگر کسی نے فاعل پر وقف کیا ہے تو فعل سے، یا مضاف الیہ پر وقف کیا ہے تو مضاف سے، یا صفت پر وقف کیا ہے تو موصوف سے لوٹائے، اس قسم کے اعادہ سے اور اس کے مثل سے اعادہ کرنا حسن ہے، بعض مرتبہ بے محل اعادہ سے بھی ایہام لازم آتا ہے، جیسے: (قَالُوٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیۡرٌ) پر وقف کے بعد (اِنَّ اللّٰہَ) سے اعادہ قبیح ہوگا۔ یعنی ہر وہ اعادہ جس سے معنی فاحش یا کلام میں بے ربطی پیدا ہو ایسا اعادہ قبیح، بلکہ اقبح ہوگا۔ اس قسم کے اعادہ سے بہت احتراز کرنا چاہیے، اور بلا ضرورت اعادہ سے ابتداء بہتر ہے۔

تنبیہ :

بعض لوگ قراءت کے درمیان میں کہیں کہیں سکتہ کرکے اعادہ کرتے ہیں۔ جیسے: (لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا) سکتہ (اِلَّا وُسۡعَہَا)، اس قسم کا سکتہ اور اعادہ دونوں جائز نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل
وصل کے بیان میں

وصل یعنی حتی الامکان سانس اور آواز کو جاری رکھتے ہوئے پڑھنا، یہ وقف کی ضد ہے، اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اتصال حرف بحرف آخر:

اس کا حکم یہ ہے کہ کلمات واجزاء و متعلقات کلام کو ایک دوسرے سے ملا کر پڑھنا، یہ قراءت میں اصل ہے، اس کو "وصل حقیقی" کہتے ہیں۔

(۲) اتصال موقف بموقف آخر:

اس کا حکم یہ ہے کہ سرعت قراءت میں محل اوقاف پر وقف نہ کرے، بلکہ ایک موقف کو دوسرے موقف سے ملا کر پڑھتا جائے، یہ حدر میں اصل ہے، اس کو "وصل اصطلاحی" کہتے ہیں، قراء اسی سے بحث کرتے ہیں۔ چونکہ حدر میں عجلت ہوتی ہے، اور وقف کی ضرورت کم پڑتی ہے، اس لئے یہ حدر میں اصل ہے۔ البتہ یہ ترتیل اور تدویر میں جائز تو ہے، لیکن ترتیل میں ہر موقف پر وقف بہتر ہے، اور تدویر میں قوی موقف پر وقف، اور ضعیف موقف کا وصل بہتر ہے۔

جاننا چاہیے کہ معرفت وصل میں بھی دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) کیفیت وصل:

یعنی قواعد وصل کا نام معلوم کرنا کہ کس طرح وصل کرنا چاہیے، اس کی دو قسمیں ہیں:

(الف) وصل اصطلاحی (ب) وصل بے نیت وقف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الف) وصل اصطلاحی :

یعنی موقوف علیہ کلمات میں سے جب کسی کلمہ کا دوسرے کلمہ سے وصل مقصود ہو، تو اس کلمہ کا آخر جس کو ملایا جائے اور دوسرے کلمہ کا اول جس سے ملایا جائے، ان دونوں کے اول اور آخر حرف کی حرکت اور سکون کے اعتبار سے چار صورتیں ہیں: (۱) دونوں متحرک ہوں (۲) دونوں ساکن ہوں (۳) پہلا متحرک ہو، دوسرا ساکن ہو (۴) پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو۔

ہر چار صورتوں کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں :

(۱) وصل حرکت بالحرکت :

اس صورت میں چاہئے کہ قاری اعراب اور حرکات کو خوب ظاہر کرکے پڑھے، کیونکہ بحالت وصل حرکت کا ظاہر کرنا ضروری ہے، ورنہ لحن جلی ہو جائے گا جیسے : (تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ)۔

(۲) وصل سکون بالسکون :

اس صورت میں :

☆ اگر پہلا ساکن مدہ ہو تو حرف مد گر جائے گا، جیسے : (وَاَخْفٰی ○ اللّٰهُ) اور (تَعْدِلُوْا اعْدِلُوْا) اور (هٰرُوْنَ اَخِی ○ اشْدُدْ بِهٖ)۔

☆ اور اگر پہلا ساکن (مِنْ) جارہ کا نون، جیسے : (مِنَ اللّٰهِ)، یا ساکن میم (الٓمٓ) کی جیسے : (الٓمّٓ اللّٰهُ) ہے، تو ان دونوں صورتوں میں پہلے ساکن کو وصل کی حالت میں فتحہ دیا جائے گا۔

☆ اور اگر پہلا ساکن میم جمع ہو،[۱] تو اس میم[۲] کو حرکت ضمہ کی دی جائے گی، جیسے : (لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ ○ اللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا)۔ (اٰتَوُا الزَّكٰوةَ)

☆ ورنہ حرکت کسرہ کی دی جائے گی، اگرچہ پہلا ساکن منون ہو، جیسے : (نَذِیْرًا ○ نِ الَّذِیْ)، اور (اَحَدٌ ○ نِ اللّٰهُ الصَّمَدُ)، (مُرِیْبٍ ○ نِ الَّذِیْ)۔ ہمزہ وصلی عارضی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حذف کر کے پہلے ساکن میں جہاں جس حرکت کا قاعدہ مذکور ہوا ہے اسی حرکت سے وصل کرتا جائے۔

(۳) وصل حرکت بالسکون :

اس صورت میں پہلے کلمہ کی آخر حرکت کو دوسری کلمہ کے سکون سے ملا کر پڑھتا جائے، جیسے : (وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا) اس صورت میں بھی دوسرے کلمہ کا ہمزہ عارضی گر جائے گا۔

(۴) وصل سکون بالحرکت :

اس صورت میں پہلے کلمہ کے آخر کا سکون اور دوسرے کلمہ کے شروع کی حرکت دونوں کو خوب صاف طور سے ادا کرنا چاہیے، جیسے : (فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ)۔

(ب) وصل بہ نیت وقف :

مطلب یہ ہے کہ وصل کی حالت میں وقف کا قاعدہ جاری کرنا، یعنی : بلا سانس اور آواز بند کئے ہوئے پڑھ کر حکم وقف کا دینا، اس قسم کا وصل سات کلموں میں آیا ہے، وہ کلمات سبعہ یہ ہیں : (لَمْ يَتَسَنَّهْ) سورہ بقرہ میں، اور (اقْتَدِهْ) سورہ انعام میں، اور (كِتَابِيَهْ، حِسَابِيَهْ) دونوں دو دو جگہ، اور (مَالِيَهْ، سُلْطَانِيَهْ) ایک ایک جگہ سورہ حاقہ میں، اور (مَاهِيَهْ) سورہ قارعہ میں، ان کلمات کے آخر میں جو (ہاء) ہے اس کو ہائے سکتہ کہتے ہیں، اور یہ وقف کے ساتھ مخصوص ہے، اور بوجہ مرسوم ہونے کے : حالت وصل میں بہ نیت وقف پڑھتے ہیں۔ اور ان کلمات سبعہ کے وصل میں مثل (عِوَجًا) وغیرہ کے سکتہ ثابت نہیں۔ یہاں سے سکتہ اور وصل بہ نیت وقف دونوں کا فرق بھی معلوم ہوگیا، کیونکہ وصل بہ نیت وقف میں آواز بالکل بند نہیں ہوتی، اور سکتہ میں آواز بند ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) محلِ وصل:

یعنی جس جگہ وقف کرنے سے ایہام لازم آئے، یا تعلق لفظی پایا جائے، ایسے مواقع کا وصل ضروری ہے، اس کو محلِ وصل کہتے ہیں۔ پس جہاں وقف قبیح یا علامت وصل بلا آیت ہو وہاں وصل ضروری ہے۔ پس وہ آیت جس میں تعلق لفظی ہو یا جس جگہ علامت وصل ہو، ایسے موقع پر نہ ٹھہرنا اس کو "وصل حقیقی" کہیں گے۔ اور علامت وقف یا کسی محل وقف کا وصل کرنا، اس کو "وصل اصطلاحی" کہیں گے۔ علامت وصل دو ہیں: ایک (لا) دوسرے (صلے)، ان دونوں کو، اور ان کے ماسوا جہاں بھی تعلق لفظی پایا جائے گا اس کو "محل وصل" کہیں گے۔

چوتھا باب

سکتہ، سکوت اور قطع میں

اور اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل

سکتہ کی تعریف اور اس کے احکام

آواز بند کردینا اور سانس نہ توڑنا، اس کو سکتہ کہتے ہیں۔ اور سکتہ کے احکام یہ ہیں:

(۱) "سکتہ" میں وقف سے کم تاخیر ہوگی، مگر نہ اتنی کم کہ سامع کو سکتہ کرنے کا علم ہی نہ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) "سکتہ" کرنے میں وقف سے زیادہ تاخیر ہوگئی، تو ایسا سکتہ کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ اس کی ادا موقوف علی النقل ہے، اسی وجہ سے وقفہ کو سکتہ کہنا صحیح نہیں۔

(۳) "سکتہ" کرنا وہیں صحیح ہے جہاں سکتہ ثابت ہو، للذا ہر حرف ساکن پر سکتہ ہو جانے سے احتراز کرنا چاہیے۔

فائدہ:

سکتہ کی دو قسمیں ہیں: سکتہ لفظی، سکتہ معنوی۔ سکتہ لفظی روایت حفص میں جائز نہیں، بجز اس صورت کے جو طریق جزری سے ہے، البتہ سکتہ معنوی ان کی روایت میں ذیل کے چار کلمات پر واجب ہے:

(۱) سورہ کہف میں لفظ (عِوَجًا) پر۔

(۲) سورہ یٰسین میں (مِن مَّرۡقَدِنَا) پر۔

(۳) سورہ قیامہ میں (قِيلَ مَنۡ) پر۔

(۴) سورہ مطففین میں (كَلَّا بَلۡ) پر۔

(۴) علامات وقف میں سے صرف (مِن مَّرۡقَدِنَا) پر سکتہ واجب ہے۔ اس پر اگرچہ وقف لازم بھی ہے، لیکن اگر وقف نہ کیا گیا تو سکتہ کرنا واجب ہے۔

تنبیہ:

سکتہ کرتے وقت ہمزہ یا ہاء کی آواز ظاہر ہونے نہ پائے، ورنہ ایک حرف کی زیادتی لازم آئے گی۔ سکتہ کرتے وقت اکثر لوگوں سے یہ غلطی ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سکتہ کرتے وقت سانس روکنا پڑتا ہے، اور سانس روکنے کی وجہ سے جھٹکا ہو جاتا ہے، یہ صفت ہمزہ کی ہے، اس سے احتراز چاہیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل

سکوت کی تعریف اور اس کے احکام

وقف کرنے کے بعد قرآن کے متعلق کسی ضرورت سے ابتداء کرنے میں جو تاخیر ہو، اس کو سکوت کہتے ہیں۔ مثلاً: قاری وقف کرکے کلام پاک کی تفسیر کرے، یا قراءت اور تجوید کا کوئی مسئلہ سمجھائے۔ اس کو وقف بالسکوت بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور سکوت کے احکام یہ ہیں:

(۱) سکوت جمیع احکام میں مثل وقف کے ہے باوجودیکہ تاخیر مزید میں ابتداء کرتے وقت استعاذہ کرنے کی حاجت نہیں ہے۔

(۲) کلام اجنبی سے سکوت کا حکم جاتا رہتا ہے، لہٰذا ابتداء کرتے وقت پھر استعاذہ کرنا چاہیے۔

(۳) وقت گزرنے، یا جگہ بدلنے سے سکوت کا حکم ساقط نہ ہوگا، بشرطیکہ ذہن دوسری طرف منتقل نہ ہو، مثلاً: پڑھتے پڑھتے دیر تک کھانسی آتی رہے، یا بھولنے پر قرآن مجید دیکھنے کے لئے دوسری جگہ جانے کی ضرورت پڑی تو کوئی حرج نہیں، یہ بھی سکوت کے حکم میں ہے۔

(۴) قاری وقف کرنے کے بعد تجوید و قراءت کے کسی مسئلہ کی طرف متوجہ ہو جائے، یا کسی آیت کی تفسیر بیان کرنے لگے، بشرطیکہ وعظ کہنا مقصود نہ ہو، تو ان صورتوں میں بھی سکوت ہی ہوگا۔

(۵) سکوت کی حالت میں کسی لڑکے پر پڑھنے کے لئے تنبیہ کی گئی تو صحیح ہے، ورنہ تنبیہ کے وقت اگر کوئی کلام فحش نکل گیا، تو سکوت کا حکم ساقط ہو جائے گا۔

(۶) بلاوجہ سکوت اختیار کرنے سے سکوت صحیح نہ ہوگا۔ لہٰذا ایسے غلط سکوت سے احتراز کرنا چاہیے، تاکہ قراءت فوت نہ ہونے پائے۔

(۷) سکوت بھی اگرچہ از قسم وقف ہے، لیکن ہمیشہ آیت ہی پر کرنا چاہیے، علامت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف پر بہتر نہیں، اور درمیان آیت میں جائز نہیں۔

تنبیہہ :

تلاوت کرتے وقت کوئی دوسرا شغل نہ ہونا چاہیے، خلاف ادب ہے۔ لہٰذا سکوت کی حالت میں چاء وپان کا استعمال مناسب نہیں، اور اگر قراءت میں خلل واقع ہو تو جائز نہیں۔

تیسری فصل

قطع کی تعریف اور اس کے احکام

وقف کرنے کے بعد پھر نہ پڑھنے کو قطع کہتے ہیں۔ اور قطع کے احکام یہ ہیں :

(۱) وقف کرنے کے بعد اگرچہ پڑھنے کا ارادہ نہ ہو، لیکن پڑھنا بند نہیں کیا، تو اس کو قطع نہ کہیں گے۔

(۲) وقف کرنے کے بعد پھر نہ پڑھا گیا، اگرچہ پڑھنے کا ارادہ تھا، لیکن یہ قطع ہو جائے گا۔

فائدہ :

قطع کی دو صورتیں ہیں: قطع حقیقی۔ قطع اتفاقی

(الف) قراءت کا ختم کرنا ہی مقصود ہو، تو اس کو "قطع حقیقی" کہیں گے۔

(ب) اثنائے قراءت میں کوئی امر مانع ہو، تو اس کو "قطع اتفاقی" کہیں گے۔

(۳) سکوت میں اگرچہ پڑھنے کا ارادہ منقطع نہیں ہوتا، لیکن اگر کسی وجہ سے قطع لازم آئے، تو ابتداء کرتے وقت استعاذہ کرنا چاہیے، مثلاً: کسی کے سلام کا جواب ہی دیا گیا ہو۔

(۴) جس طرح وقف کے لئے کسی موقف اور محل کا وجود ضروری ہے، اسی طرح قطع کے لئے بھی کسی مقطع کا ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا معلوم ہونا چاہیے کہ ع مقطع کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت ہے، جس کو عوام الناس اس پر رکعت کرنے کی وجہ سے اس کو رکوع کہنے لگے۔ حالانکہ خود رکعت وغیرہ کی ضرورت سے بھی کسی نہ کسی مقطع کی حاجت ہوتی ہے۔ چنانچہ عموماً علامت مقطع ع پر رکعت کی جاتی ہے، اس وجہ سے اس کو رکوع بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۵) قطع ختم قراءت کو کہتے ہیں۔ لہٰذا ختم قراءت کسی جز کامل پر ہونا چاہیے، خواہ منزل ہو، یا ختم سورہ، ختم پارہ ہو یا نصف، ربع ہو یا رکوع، ان پر قطع بہتر ہے، جبکہ ختم قراءت مقصود ہو۔

(۶) قطع کے لئے اصل محل دو ہیں، جن کی پابندی باسانی ممکن ہے: اول رکوع، دوسرے آیات، لیکن جن آیتوں پر علامت وصل ہو، اس پر قطع نہ کیا جائے تو بہتر ہے، نیز درمیان آیت، اور علامت وقف پر قطع ہرگز جائز نہیں۔

تنبیہ: اثنائے قراءت میں ہر ایسی بات سے بچنا چاہیے جس سے قطع لازم آئے۔

خاتمہ

کلام اللہ کو نہایت اہتمام سے مع رعایت وصل اور وقف کے پڑھنا چاہیے، کیونکہ کلام اللہ ملک الکلام ہے۔ بس قرآن شریف پڑھنے میں قواعد وصل اور وقف کی رعایت بھی مثل تجوید کے مامور بہ اور نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ہر مامور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہم امین۔

وتمت الرسالة بعون الله تعالى، ملخصة من رسالتين: جامع الوقف ومعرفة الوقوف: للقاری محب الدين احمد الكهنوی- رحمه الله تعالى — وذلك في يوم الجمعة المباركة، الخامس والعشرين من شهر محرم، من عام (۱۴۱۴) اربعة عشر واربع مائة والف من الهجرة النبوية۔

"وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين"

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ رحمانیہ ... ماڈل ٹاؤن ... ۹۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ